Digitized By Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
(ایڈیٹر): نسیم سیفی
فون: ۴۴۹
جسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۴۴/۳۹ | ہفتہ ۱۲ر جمادی الثانی ۱۴۰۹ھ ۲۱ر صلح ۱۳۶۸ ہش ۲۱ر جنوری ۱۹۸۹ء | نمبر ۱۸

دعا کے اصول

"خدا تعالیٰ کبھی اپنی منواتا ہے اور کبھی ..... مانتا ہے اسکے سوا چونکہ ہم کو علم نہیں اور نہ اپنی ضرورتوں کے نتائج سے آگاہ ہیں اسلیئے بعض وقت ایسی چیزیں مانگ لیتے ہیں جو ہمارے لیے مضر ہوتی ہیں پس وہ دعا تو قبول کرلیتا ہے اور جو دعا کرنیوالے کیلئے مفید ہوتا ہے وہ اسے عطا کرتا ہے" (حضرت بانی سلسلہ)

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"یہ تو ہر ایک قوم کا دعوٰی ہے کہ بہتیرے ہم میں سے ہیں کہ خدا تعالیٰ سے محبت رکھتے ہیں مگر ثبوت طلب یہ بات ہے کہ خدا تعالیٰ اُن سے محبت رکھتا ہے یا نہیں اور خدا تعالیٰ کی محبت یہ ہے کہ پہلے تو اُن دلوں سے پردہ اٹھادے جس پردہ کی وجہ سے اچھی طرح انسان خدا تعالیٰ کے وجود پر یقین نہیں رکھتا اور ایک دھندلی سی اور تاریک معرفت کیساتھ اس کے وجود کا قائل ہوتا ہے بلکہ بسا اوقات امتحان کے وقت اُس کے وجود سے ہی انکار کر بیٹھتا ہے اور یہ پردہ کا اٹھایا جانا بجز مکالمہ الٰہیہ کے اور کسی صورت میں میسّر نہیں آسکتا۔ پس انسان حقیقی معرفت کے چشمہ میں اس دن غوطہ مارتا ہے جس دن خدا تعالیٰ اُسکو مخاطب کرکے انا الموجود کی اسکو خود بشارت دیتا ہے۔ تب انسان کی معرفت صرف اپنے قیاسی ڈھکوسلہ یا محض منقولی خیالات تک محدود نہیں رہتی بلکہ خدا تعالیٰ سے ایسا قریب ہو جاتا ہے کہ گویا اسکو دیکھتا ہے اور یہ سچ اور بالکل سچ ہے کہ خدا تعالیٰ پر کامل ایمان اُسی دن اُس کو نصیب ہوتا ہے کہ جب اللہ جلشانہٗ اپنے وجود سے اس کو آپ خبر دیتا ہے اور پھر دوسری علامت خدا تعالیٰ کی محبت کی یہ ہے کہ اپنے پیارے بندوں کو صرف اپنے وجود کی خبر ہی نہیں دیتا بلکہ اپنی رحمت اور فضل کے آثار بھی خاص طور پر اُن پر ظاہر کرتا ہے اور وہ اُس طرح پر کہ دعائیں جو ظاہری امیدوں سے بڑھ کر ہوں قبول فرما کر اپنے الہام اور کلام کے ذریعہ سے ان کو اطلاع دیتا ہے۔ تب ان کے دل تسلّی پکڑ جاتے ہیں کہ یہ ہمارا قادر خدا ہے جو ہماری دعائیں سُنتا ہے اور ہم کو اطلاع دیتا اور مشکلات سے ہمیں نجات دیتا ہے۔ اسی روز سے نجات کا مسئلہ بھی سمجھ میں آتا ہے اور خدا تعالیٰ کے وجود کا بھی پتہ لگتا ہے

(ملفوظات جلد دوم صہ ۱۳۰-۱۳۱)

" اطبّاء کہتے ہیں کہ اگر کوئی ہر روز منہ نہ دھوئے تو آنکھ آجاتی ہے اور یہ نزول الماء کا مقدمہ ہے۔ اور بہت سی بیماریاں اس سے پیدا ہوتی ہیں۔ پھر بتلاؤ کہ وضو کرتے ہوئے کیوں موت آتی ہے۔ بظاہر کیسی عمدہ بات ہے منہ میں پانی ڈال کر کلّی کرنا ہوتا ہے۔ مسواک کرنے سے منہ کی بدبو دور ہوتی ہے۔ دانت مضبوط ہو جاتے ہیں اور دانتوں کی مضبوطی غذا کے عمدہ طور پر چبانے اور جلد ہضم ہو جانے کا باعث ہوتی ہے۔ پھر ناک صاف کرنا ہوتا ہے۔ ناک میں کوئی بدبو داخل ہو تو دماغ کو پراگندہ کر دیتی ہے۔ اب بتلاؤ کہ اسمیں برائی کیا ہے۔ اس کے بعد وہ اللہ تعالیٰ کی طرف اپنی حاجات لے جاتا ہے۔ اور اس کو اپنے مطالب عرض کرنے کا موقع ملتا ہے۔ دعا کرنے کیلئے فرصت ہوتی ہے زیادہ سے زیادہ نمازمیں ایک گھنٹہ لگ جاتا ہے۔ اگرچہ بعض نمازیں تو پندرہ منٹ سے کم میں ادا ہو جاتی ہیں۔ پھر بڑی حیرانی کی بات ہے کہ نماز کے وقت کو تضیعِ اوقات سمجھا جاتا ہے جس میں اس قدر بھلائیاں اور فائدے ہیں۔ اور اگر سارا دن اور ساری رات لغو اور فضول باتوں یا کھیل اور تماشوں میں ضائع کر دیں تو اس کا نام مصروفیت رکھا جاتا ہے۔ اگر قوی ایمان ہوتا۔ قوی تو ایک طرف اگر ایمان ہی ہوتا تو یہ حالت کیوں ہوتی۔ اور یہاں تک حالت کیوں پہنچتی۔"

(ملفوظات جلد دوم صہ ۱۵۲-۱۵۳)

"یہ سچی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور مغز کے سوا چھلکے کی کچھ بھی قیمت نہیں۔ خوب یاد رکھو کہ معلوم نہیں موت کس وقت آجاوے۔ لیکن یہ یقینی امر ہے کہ موت ضرور ہے۔ پس نرے دعوٰی پر ہرگز کفایت نہ کرو اور خوش ہو جاؤ۔ وہ ہرگز ہرگز فائدہ رساں چیز نہیں جبتک انسان اپنے آپ پر بہت موتیں وارد نہ کرے اور بہت سی تبدیلیوں اور انقلابات میں سے ہو کر نہ نکلے۔ وہ انسانیت کے اصل مقصد کو نہیں پا سکتا۔"

(ملفوظات جلد دوم صہ ۱۶۷)

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کا دروازہ کبھی بند نہیں ہوتا

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کا دروازہ کبھی بند نہیں ہوتا۔ انسان اگر سچے دل سے اخلاص لے کر رجوع کرے تو وہ غفور رحیم ہے اور توبہ قبول کرنے والا ہے۔ یہ سمجھنا کہ کس کس گناہ گار کو بخشے گا خدا تعالیٰ کے حضور سخت گستاخی اور بے ادبی ہے اس کی رحمت کے خزانے وسیع اور لاانتہا ہیں۔ اس کے حضور کوئی کمی نہیں اس کے دروازے کسی پر بند نہیں ہوتے۔ انگریزوں کی نوکریوں کی طرح نہیں کہ اتنے تعلیم یافتہ کو کہاں سے نوکریاں ملیں خدا تعالیٰ کے حضور جس قدر پہنچیں گے سب اعلیٰ مدارج پائیں گے۔ یہ یقینی وعدہ ہے۔ وہ انسان بڑا ہی بدقسمت اور بدبخت ہے جو خدا تعالیٰ سے مایوس ہو اور اس کی نزع کا وقت غفلت کی حالت میں اس پر آجاوے۔ بے شک اس وقت دروازہ بند ہو جاتا ہے۔"

(الحکم ۱۰ جولائی ۱۹۰۲ء)

"جوں جوں انسان بوڑھا ہوتا جاتا ہے دین کی طرف بے پرواہی کرتا جاتا ہے یہ نفس کا دھوکا اور سخت غلطی ہے جو موت کو دور سمجھتا ہے۔ موت ایک ایسا ضروری امر ہے کہ اس سے کسی صورت میں بچ نہیں سکتے اور وہ قریب ہی قریب ہے۔ ہر ایک نیا دن موت کے زیادہ قریب کرتا جاتا ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ بعض آدمی اوائل عمر میں بڑے نرم دل تھے لیکن آخر میں آکر سخت ہو گئے۔ ایسا کیوں ہوتا ہے؟ نفس دھوکا دیتا ہے کہ موت ابھی بہت دور ہے۔ حالانکہ بہت قریب ہے۔ موت کو قریب سمجھو تاکہ گناہوں سے بچو۔"

احباب جماعت محتاط رہیں

مکرم محمد انور سعید ولد سردار محمد صاحب مغل سکنہ چک ۴۱۴ ۔ ج۔ ب ڈاکخانہ خاص ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ اپنے آپ کو احمدی ظاہر کرکے امداد وغیرہ کی درخواستیں دیتے رہتے ہیں۔ احبابِ جماعت محتاط رہیں۔

ناظر امور عامہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ
قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۱؍صلح ۱۳۶۸ہش ۱۲؍جنوری ۱۹۸۹ء

ایسا ہی ہوتا ہے

ہم نے اس کالم میں ایفائے عہد کے سلسلہ میں گزارش کی تھی کہ وعدے کا وفا نہ کرنا ایک اخلاقی کمزوری ہے اور ہمیں اس کے خلاف ایک مہم کے طور پر کارروائی کرنے کی ضرورت ہے وہ سطور قلمبند کرنے سے پہلے کئی دفعہ دوستوں سے اس موضوع پر گفتگو ہوئی تھی تمام دوستوں نے اس بات کو سراہا کہ واقعی ایفائے عہد کا پاس کرنا چاہیے۔ اور یہ خوبی سب دوستوں میں پیدا ہونی چاہیئے لیکن اس کے باوجود دھیمی سے آواز میں یہ بھی کہہ دیا جاتا کہ "ایسا ہی ہوتا ہے" جس کا مطلب یہ ہے کہ چونکہ "ایسا ہی ہوتا ہے" اس لئے وعدہ وفا نہ کرنے کی عادت کو برداشت ہی کر لینا چاہیئے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ کسی اور سوسائٹی میں تو "ایسا ہی ہوتا ہے" کہہ کر اپنی اس عادت پر پردہ ڈالا جا سکتا ہے اور اپنے ماحول میں اس عادت کو پنپتا دیکھ کر خاموش رہا جا سکتا ہے لیکن احمدیہ معاشرہ میں ہرگز یہ بات قابلِ برداشت نہیں۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پاس جب بھی دوست بیعت کے لئے آتے تھے حضور اقدس بیعت کے بعد تلقین فرمایا کرتے تھے کہ اب آپ کی زندگی میں انقلاب آ جانا چاہیئے۔ آپ کو اتنا بدل جانا چاہیئے کہ اردگرد کے لوگ حیران رہ جائیں کہ اس شخص میں اتنی اچھی تبدیلی کیسے پیدا ہو گئی۔ احمدیت تو دراصل ہے ہی تبدیلی کا نام۔ اخلاق کی بلندیوں کو چھو لینا اس کا ایک جزوِ لاینفک ہے۔ اور جس اخلاقی انقلاب کے ہم داعی ہیں وہ تو لایا ہی اس صورت میں جا سکتا ہے کہ ساری دنیا کے اخلاق بلند ہو جائیں سب لوگ کردار کے لحاظ سے اعلیٰ وارفع مقام حاصل کریں۔

"ایسا ہی ہوتا ہے" کبھی ہمارے لئے اس بات کی دلیل نہیں بننی چاہیئے کہ یہ یا وہ خرابی تو یونہی رہے گی اور ہمیں اسے برداشت کرنا ہی ہوگا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ اس بات کی طرف خصوصی توجہ مبذول کروا رہے ہیں کہ احمدی احباب کے اخلاق میں ایک حسین انقلاب آجانا چاہیئے۔

آیئے ہم اپنی اپنی زندگی میں یہ انقلاب لانے کی پوری پوری کوشش کریں۔

کسی کی بات سے آئے اگر فساد کی بُو
عمل کسی کا بہائے اگر کسی کا لہو
سنو! کہ اس کی پذیرائی ہم نہیں کرتے
اور اس اصول سے ہٹتے نہیں کبھی سرِ مُو

ابو الاقبال

عزم و حوصلہ

پھولوں سے پیار ہے مجھے کانٹوں سے پیار ہے
ان سے جو ہے لگن مجھے دیوانہ وار ہے

پھولوں کی میرے دل کو نزاکت پسند ہے
اور عزم و حوصلہ کا نشاں نوکِ خار ہے

شمشیر ہاتھ میں ہے تو ہے امن کا نقیب
جس ہاتھ میں سپر ہے سزاوارِ دار ہے

کس کس کے ہے نصیب میں تکمیلِ آرزو
کس کس کا ذوق ذوقِ نفاست پہ بار ہے

ہم عجز و انکسار میں جھکتے چلے گئے
ہر ایک سربلند پہ نخوت سوار ہے

اِک وہ ہے جو کہ کشتۂ نام و نمود ہے
اِک وہ ہے اپنے ذکر سے جو شرمسار ہے

جو گاڑتے تھے دار و رسن گام گام پر
آج ان کا نام بھی ہدفِ گیر و دار ہے

کل تک وہی تھے رونقِ محفل یہاں وہاں
آج ان کا ننگ اہلِ وفا میں شمار ہے

چکرا گیا ہے ذہن کہ یہ ماجرا ہے کیا
جو جو بھی نکتہ چیں تھا وہی داغدار ہے

سچ ہے کہ جھوٹ پھولتا پھلتا نہیں کبھی
یہ جھوٹ ہے نسیمؔ کہ سچ بے وقار ہے

نسیم سیفی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حضرت مولوی برہان الدین صاحب جہلمی

سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ کے ایک جلیل القدر اور بزرگ رفیق

حضرت مولوی برہان الدین صاحب ولد مولوی لیسین صاحب قوم گھکھڑ سکنہ جہلم ۳ دسمبر ۱۹۰۵ء مطابق ۵ شوال ۱۳۲۳ھ بروز اتوار بوقت ۹ بجے صبح فوت ہوئے۔ جنازہ ۴½ بجے بعد دوپہر پڑھا گیا۔ اور جہلم شہر کے قبرستان میں دفن ہوئے آپ کی عمر بوقت وفات ۷۵ اور ۸۰ سال کے درمیان تھی۔

قبول احمدیت سے قبل دہلی سے مولوی سید نذیر حسین صاحب سے فارغ التحصیل ہو کر جب آپ واپس آئے تو وزیر آباد سیالکوٹ گجرات اور جہلم کے اضلاع میں سنت و حدیث کو جاری کرنے اور رسم و رواج شرک و بدعت کا قلع قمع کرنے کے لئے سخت سے سخت تکالیف برداشت کیں۔ رات دن بحث و مباحثہ میں گزارتے بلکہ بعض دفعہ آپ اکیلے ایک طرف ہوتے اور تیس تیس۔ چالیس چالیس مولوی دوسری طرف اور مسلسل پندرہ پندرہ روز تک مباحثہ جاری رہتا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو کامیاب کیا اور ایک خاصی جماعت تیار ہو گئی۔ اور وہاں پہلے کی سی تکالیف نہ رہیں۔ مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی حافظ عبدالمنان صاحب وزیر آبادی۔ مولوی مبارک علی صاحب سیالکوٹی وغیرہ آپ کے شاگرد تھے۔ آپ نے حدیث کا درس جاری کیا تو ضلع ہزارہ تک کے عالم پڑھنے کے لئے آتے تھے۔ آپ مجاہدین کی جماعت میں بھی شامل تھے اور تیراہ تک پیدل جایا کرتے تھے۔ اور ہر وقت آنیوالے موعود کی تلاش میں رہتے تھے چنانچہ آپ فرمایا کرتے تھے پہلے میں باولی والوں کے پاس گیا پھر گولڑہ والے بزرگ کے پاس گیا۔ پھر غزنی والے بزرگ کے پاس (مراد مولوی عبداللہ شاہ غزنوی) اب میں حضرت اقدس بانی سلسلہ کے پاس آیا ہوں۔ اور اب اپنی مراد میں کامیاب ہوا ہوں۔ قادیان میں اگر آپ کو کوئی مولوی کہتا تو فرماتے بھائی میں نے تو اب مرزا سے الحمد شریف آکر شروع کی ہے۔

آپ کے احمدی ہونے کا واقعہ یوں ہے کہ جب آپ کی کامیابی پر تکالیف کسی حد تک رفع ہو گئیں تو انہیں دنوں حضرت اقدس بانی سلسلہ کا چرچا ہوا۔ چنانچہ آپ پیدل چل کر حضور کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے ہوشیار پور پہنچے اور ان دنوں حضرت اقدس بانی سلسلہ چھ ماہ کے روزے رکھنے کی غرض سے مہر علی صاحب رئیس ہوشیار پور کے مکان پر ٹھہرے ہوئے تھے۔ اگرچہ حضرت صاحب نے فرمایا کہ فی الحال میں آپ کی بیعت نہیں لیتا۔ کیونکہ ابھی مجھے اس کا حکم نہیں ہوا۔ مگر حضرت مولوی صاحب نے آتے ہی سلسلہ کی خدمت شروع کر دی۔ بس پھر کیا تھا چاروں طرف مخالفت کی آگ بھڑک اٹھی۔ اور ادھر قدرت نے تو آپ کو پیدا ہی مجاہدات کے لئے کیا تھا۔ اس مخالفت سے آپ کے پائے استقلال میں ذرا بھی لغزش نہ آئی اور آپ نے ان تمام تکالیف کا مردانہ وار مقابلہ کیا رات دن بحث و مباحثہ اور درس و تدریس میں گزرتے۔ آپ عام زمینداروں کو یہ کہا کرتے تھے کہ علم نہ تم نے پہلے پڑھا تھا اور نہ اب پڑھا ہے اور تم نے مجھے کسی میدان میں شکست پاتے نہیں دیکھا۔ اب میں نے خوب سوچ سمجھ کر حضرت اقدس بانی سلسلہ کو مانا ہے تم بے شک حضور کی بیعت کر لو اور جہاں چاہو اور جس سے چاہو مباحثہ کروا لو۔ اگر میں ہار گیا تو تم بے شک چھوڑ جانا۔ اور اگر میدان اب بھی میرے ہاتھ میں رہا تو پھر تم کو کیا غم ہے۔ چنانچہ بے شمار آدمی آپ کے ذریعہ سلسلہ میں داخل ہوئے۔ آپ قرآن کریم اور احادیث دونوں کے حافظ تھے۔ علم مناظرہ۔ علم کلام منطق اور علم طب کے ماہر تھے۔ آپ کی وفات پر حضرت اقدس بانی سلسلہ نے آپ کی اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کی یاد میں مدرسہ احمدیہ کی بنیاد رکھی۔ حضرت اقدس بانی سلسلہ کو خدا کی طرف سے بتایا گیا کہ "میری جماعت کے دو شہتیر ٹوٹ گئے"۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ ایک شہتیر مولوی برہان الدین صاحب تھے۔ اور دوسرے مولوی عبدالکریم صاحب حضرت مولوی صاحب کا شمار اولین رفقاء میں ہوتا ہے۔ آپ صوفی مزاج تھے۔ حضرت صاحب نے بارہا فرمایا کہ میرے پاس چلے آؤ۔ آپ کے یہاں آنے سے مجھے آرام ہوتا ہے۔ مگر آپ کہا کرتے تھے کہ "میں نالائق حضرت صاحب پر اپنا بوجھ ڈالوں میں یہ گوارا نہیں کر سکتا"۔ البتہ ہر سال دو ماہ کے لئے قادیان میں مقیم ہو جاتے تھے۔ آپ کی زندگی نہایت عسرت میں گزری۔ گھی کئی مہینوں تک دیکھنے کو نہیں ملتا تھا۔ کبھی کبھار کچھ نقدی آجاتی تو تلوں کا تیل استعمال کرتے تھے۔ کیونکہ وہ سستا ہوتا تھا۔ گوشت کہیں سے ہدیۃً آجائے ورنہ دال پر ہی گزارہ تھا اور وہ بھی کچھ اس قسم کی پکتی تھی کہ نہ پکنے کے برابر ہوتی تھی۔ وجہ یہ تھی کہ مخالفت زوروں پر تھی۔ اس لئے کوئی شخص ہمارے نزدیک تک نہ پھٹکتا تھا۔ بیت الذکر کی رکھوالی ہماری والدہ کیا کرتی تھیں جھاڑ دیتیں۔ اپنے ہاتھ سے غسل خانے صاف کرتیں۔ خوش قسمتی سے اس کے صحن میں شہتوت تھا اس کے پتے جمع کر لیتیں۔ اور میں شیشم کے سوکھے پتے باہر سے لے آتا۔ یہ گھر میں استعمال ہونے والا ایندھن تھا۔ کیونکہ تنگدستی کے باعث لکڑی خرید ہی نہیں سکتے تھے کئی سال بعد مولوی مہر الدین صاحب نے جب آپ کے ہاں پڑھنے کے لئے آنا شروع کیا اور ایک عرصہ بعد انہیں حضرت مولوی صاحب کے گھر کی اس تکلیف کا علم ہوا تو انہوں نے لالہ موسیٰ سے حضرت مولوی صاحب کے گھر کے لئے ڈھاک کی لکڑی بھجوانی شروع کی مگر آپ کی زوجہ محترمہ نے کبھی اشارۃً و کنایۃً کسی سے اس تکلیف کا ذکر تک نہ کیا تھا۔ آپ خود سوچ لیجئے کہ ان پتوں پر پکی ہوئی روٹی یا دال کیسے پک سکتی تھی۔ حضرت مولوی صاحب کے ہاں یہ طریق تھا کہ پہلے دال کو بھون لیا جاتا۔ پھر اس کو چکی میں پیس لیتے اور پھر ہانڈی میں پانی ڈال کر بہت سے پتے جلا کر جوش دیتے اور پھر نمک مرچ ڈال کر اس میں پسی ہوئی دال کا سفوف ڈال کر ہلا دیتے۔ پس یہ اس گھر میں پکنے والی دال تھی۔

حضرت مولوی صاحب کے گھر میں کبھی کبھی سبزی بھی کھائی جاتی تھی۔ اس کا حال بھی سن لیجئے۔ باہر سے سبزی آنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا شہتوت کی نازک کونپلیں اور بیری کے تازہ نازک بیر پکا کر کھاتے تھے۔ یہ اس جلیل القدر بزرگ ہستی کے گھر میں پکنے والی سبزی تھی۔

پس یہ تھی حضرت مولوی صاحب کی بسر اوقات کی مختصر روئداد اور یہ بالکل صحیح اور بلا مبالغہ واقعات ہیں۔ اس حال میں بھی شاہنشاہ تھے۔ بعض دفعہ باہر دعوت الی اللہ کے لئے جاتے اور فاقہ کی وجہ سے پیٹ پر پتھر باندھ کر یہ فریضہ ادا کرتے۔ کبھی پان چائے کا ذکر تک نہ کیا۔ خدا جانے کس دل گردہ کے انسان تھے۔ جس نے مہینوں تک گھی کی شکل تک نہ دیکھی۔ اور جو کبھی ملا تو تلوں کا تیل (گوشت۔ لکڑی۔ سبزی کا حال تو اوپر گزر چکا ہے) اس شخص کی ہمت کتنی قابل داد ہے۔ ہاں اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت یعنی پانی با فراغت ملتا تھا۔

آپ نے اپنی تمام عمر میں اپنی جائیداد کتب خانہ تیار کیا۔ سب سے بڑی دولت جو آپ کے ذریعہ جماعت کے حصہ ہی آئی وہ جہلم شہر کی احمدیہ بیت الذکر ہے۔ یہ ایک وسیع بیت ہے اور خدا کے فضل سے بڑی بیوت الذکر کے برابر ہے۔

ایک عبرت آموز واقعہ

ابو طاہر فارانی

تاریخ بھی کیسے کیسے عبرت آموز واقعات کے مجموعہ کا نام ہے۔ اور اس کے بعض اوراق مشیت ایزدی کے غالب آنے کے کیسے کیسے ایمان افروز واقعات کو اپنے سینے سے لگائے ہوئے ہیں۔

کہتے ہیں سلاطین آل حمدان میں سے ملک الناصر ایک دفعہ خطرناک درد قولنج میں مبتلا ہوا۔ تمام اطباء دولت حاضر ہوئے۔ سب نے اپنے آزمودہ اور تیر بہدف نسخے آزمائے اور اپنی طرف سے علاج میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی مگر بادشاہ کے درد میں کوئی افاقہ نہ ہوا۔ حتیٰ کہ ان سب کے اذہان پر یہ فکر مستولی ہو گئی کہ۔ ایسا نہ ہو کہ بادشاہ ہمیں اپنے علم میں کمزور جان کر بدعقیدہ ہو کر ہماری ہی جانوں کے درپے ہو جائے۔

چنانچہ سب نے اپنی جان بچانے کے لئے بہ اتفاق رائے یہ طے کیا کہ بادشاہ کا کام ہی تمام کر دیا جائے۔ چنانچہ اس خطرناک فرض کی ادائیگی کے لئے انہوں نے ایک آدمی کو تیار کیا۔ جو اپنے کپڑوں میں خنجر چھپا کر محل میں جا چھپا رہا۔ اور جب ملک الناصر درد سے کراہتا ہوا محل کے ایک حصہ سے دوسرے میں جا رہا تھا اور ابھی دوسرے حصہ کی دہلیز ہی پر قدم رکھا تھا کہ اس شخص نے ایکا ایکی نمودار ہو کر بادشاہ پر حملہ کیا اور ناف کے نیچے خنجر بھونک دیا۔ اس خنجر کا لگنا تھا کہ "مہاء قولون" چاک ہو گئی جس میں سُدّوں کے رک جانے سے یہ خطرناک قسم کا درد قولنج پیدا ہوا تھا فوراً تمام فاسد مادہ اور سُدّے خارج ہو گئے اور ملک الناصر کو درد قولنج کی جانکاہ اذیت سے نجات مل گئی۔ اور جو زخم خنجر لگنے سے پیدا ہوا تھا وہ جراحوں کی ہنرمندی سے چند ہی دنوں میں اچھا ہو گیا۔ شائد ایسے ہی موقعوں کے لئے یہ ضرب المثل کہ ع

حسد دشور سبب خیر گر خدا خواہد

کہ وہی دشمنی جو زندگی کا چراغ گل کرنے کے لئے کی گئی تھی وہ زندگی بخش ثابت ہوئی اور جو حربہ جان لینے کے لئے آزمایا گیا تھا وہ جان بچانے کا سبب بن گیا

(منقول از ہفت روزہ لاہور ۱۳ راپریل ۱۹۸۵ء صفحہ ۱۱)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

امانت اور دیانتداری

قومی ترقی کے دو گُر

از افاداتِ سیّدنا حضرت فضل عمرؓ

قومی ترقی ہمیشہ امانت و دیانتداری کی شہرت کے ساتھ ہوتی ہے۔ اگر...... تاجر دیانتدار ہوں گے لوگ سو دکانوں کو چھوڑ کر بھی ان کے پاس جائیں گے اور کہیں گے کہ ان سے سودا اچھا ملتا ہے۔ لیکن اگر کوئی ...... دکاندار بھی ایک من آٹے میں سیر بھر مٹی ملا لیتا ہے تو اس کے اندر وہ کون سی چیز ہوگی جس کی وجہ سے لوگ اس کی طرف توجہ دیں گے۔ پس ہر شخص کو اس بات کا فیصلہ کرنا چاہیئے کہ میں نے بد دیانتی کو مٹانا ہے اگر اس کا باپ دکاندار ہے تو وہ اپنے باپ سے کہہ دے کہ میں تمہیں بد دیانتی نہیں کرنے دوں گا۔ اگر اس کے بھائی دکاندار ہیں تو وہ اپنے بھائیوں سے کہہ دے کہ میں تمہیں بد دیانتی نہیں کرنے دوں گا۔ اگر اس کے دوست اور رشتہ دار دکاندار ہیں تو وہ اپنے رشتہ داروں سے کہہ دے کہ میں تمہیں بد دیانتی نہیں کرنے دوں گا۔ اگر اس کی بیوی دکان کرتی ہے تو وہ اپنی بیوی سے کہہ دے کہ میں تمہیں بد دیانتی نہیں کرنے دوں گا۔ اور اگر تم باز نہ آئے اور اصلاح نہ کی تو میں تمہارے خلاف کھڑا ہو جاؤں گا۔ اگر ہر شخص اس بات کا تہیہ کرلے کہ میں نے بد دیانتوں کا مقابلہ کرنا ہے تو ایک گھنٹہ کے اندر اندر اس عیب کی اصلاح ہو سکتی ہے اگر تمہارا بھائی تاجر ہے اور وہ بد دیانتی کرتا ہے اگر تمہارا باپ تاجر ہے اور وہ بد دیانتی کرتا ہے اگر تمہاری ماں تاجر ہے اور وہ بد دیانتی کرتی ہے اگر تمہاری بیوی تاجر ہے اور وہ بد دیانتی کرتی ہے تو یہ بد دیانتی اس وقت تک پنپ سکتی ہے جب تک ان کو یقین ہے کہ تم ان کی محبت کی خاطر ان کی بالا افسروں کے پاس رپورٹ نہیں کرو گے۔ لیکن جب ان کو یقین ہو جائے گا کہ تم انکی محبت کی پرواہ نہیں کرو گے اور تم نے فیصلہ کر لیا ہے کہ اگر وہ بد دیانتی سے باز نہ آئے تو تم ان کی رپورٹ کر دو گے۔ تو کیا یہ ہو سکتا ہے کہ وہ دوسرے منٹ میں بد دیانتی کریں۔ باپ کہے گا بیٹا پہلا قصور جانے دو آئندہ میں بد دیانتی نہیں کروں گا۔ بھائی کہے گا پچھلا قصور معاف کرو آج سے میں باز آیا۔ بیوی کہے گی اب یہ قصور معاف کرو۔ آئندہ میں ایسی حرکت نہیں کروں گی۔ پس قوم کی اصلاح تمہارے ہاتھوں میں ہے۔ بیٹے کی اصلاح باپ کے ہاتھ میں ہے۔ باپ کی اصلاح بیٹے کے ہاتھ میں ہے۔ بھائی کی اصلاح بھائی کے ہاتھ میں ہے۔ بیوی کی اصلاح خاوند کے ہاتھ میں ہے۔ اور ماں کی اصلاح بیٹوں کے ہاتھ میں ہے۔ اگر تم اس طریق کو استعمال کرو۔ تو چند دن نہیں بلکہ ایک گھنٹہ کے اندر اندر ساری قوم کی اصلاح ہو سکتی ہے۔ لیکن اگر تمہارا دوست دیکھتا ہے کہ وہ بد دیانتی کرے گا تو تم اس پر پردہ ڈالو گے اور جھوٹ بولو گے تو تم اس کو بھی تباہ کرتے ہو۔ اور آپ بھی تباہ ہوتے ہو۔

حقیقت یہ ہے کہ دنیا میں کوئی جماعت روپے سے زندہ نہیں رہ سکتی بلکہ ایمان سے زندہ رہتی ہے۔ اگر روپیہ ہی اصل چیز ہو تو یہودیوں، عیسائیوں پارسیوں اور ہندوؤں کے پاس...... بہت زیادہ روپیہ ہے۔ پھر خدا تعالےٰ نے ان کا ساتھ کیوں چھوڑ دیا۔ اس لئے کہ ایمان کا روپے سے کوئی تعلق نہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے بندوں کو بھی روپیہ دیتا ہے۔ مگر وہ روپیہ یا تو انعام کے طور پر ہوتا ہے اور اللہ تعالےٰ چاہتا ہے کہ اس کے ذریعہ غرباء کی امداد کی جائے اور یا پھر آزمائش کے طور پر ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ یہ دیکھنا چاہتا ہے کہ وہ اس روپیہ کا کیسے استعمال کرتے ہیں۔ اگر تو روپیہ کے آنے سے انسان کا ایمان سلامت رہے تو وہ روپیہ اس کے لئے خیر و برکت کا موجب ہوتا ہے۔ لیکن اگر وہ روپیہ انسان کے ایمان کو باطل کر دیتا ہے۔ اور وہ بے ایمانوں جیسی چالاکیاں کرنے لگ جاتا ہے اور چوروں اور ٹھگوں کی طرح لوگوں کو لوٹتا ہے۔ مثلاً بلیک مارکیٹ شروع کر دیتا ہے۔ مقررہ نرخ پر چیز فروخت نہیں کرتا۔ بلکہ چیز کی موجودگی سے ہی انکار کر دیتا ہے۔ لیکن اگر اسے کوئی چوری چھپے حسب منشاء دام دے دے تو وہ فوراً اسے مہیا کر دیتا ہے۔ تو وہ روپیہ اس کے لئے عذاب کا باعث بن جاتا ہے۔ اس قسم کے ناجائز منافع خوروں کی ایسی ہی کیفیت ہوتی ہے۔ جیسے کہتے ہیں کہ کسی حریص کے پاس ایک مرغی تھی جو روزانہ سونے کا انڈہ دیا کرتی تھی۔ اس کے دل میں لالچ پیدا ہوا کہ اگر میں اسے زیادہ کھلاؤں۔ تو شائد یہ دو انڈے دینے لگ جائے۔ چنانچہ اس نے مرغی کو پکڑ کر اس کا منہ کھول کر روزانہ اسے زیادہ سے زیادہ دانے کھلانے شروع کر دیئے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مرغی بیمار ہو کر مر گئی۔ اور وہ ایک انڈے سے بھی محروم ہو گیا۔ اس قسم کے ناجائز منافع خور بھی روپیہ جمع کرتے جاتے ہیں۔ مگر ایک دن آتا ہے جب کسی نہ کسی رنگ میں انہیں اپنی اس بد دیانتی کا خمیازہ بھگتنا پڑتا ہے۔ فوری نقصان تو اس رنگ میں پہنچ جاتا ہے۔ کہ جب کسی کو ایک سیر چیز دینے کی بجائے ۱۵ چھٹانک دیتے ہیں اور وہ گھر جا کر اس کا وزن کرتا ہے تو اسے پتہ لگتا ہے کہ دکاندار نے اسے ایک چھٹانک چیز کم دی ہے تو وہ آئندہ کے لئے اس سے سودا لینا بند کر دیتا ہے۔ اس طرح بظاہر اسے ایک چھٹانک کا نفع ہوا تھا۔ لیکن اسے نقصان ہزار چھٹانک کا ہو گیا۔ کیونکہ وہ آئندہ کے لئے اس کی دوکان پر نہیں آئے گا۔ اور کسی دوسرے سے سودا خریدنا شروع کر دے گا۔

یہ خیال کہ صرف بے ایمانی سے ہی روپیہ کمایا جا سکتا ہے اول درجہ کا احمقانہ خیال ہے۔ صحابہ کو دیکھو کہ وہ ہر امر میں دیانت کو ملحوظ رکھتے تھے۔ مگر اس زمانہ میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کی وفات کے بعد ان کا بچا کھچا روپیہ دو کروڑ نکلا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف دین کے لئے بہت قربانی کرنے والے تھے۔ لیکن اس کے باوجود ان کے پاس دو کروڑ روپیہ بچ گیا تھا۔ جو آج کل کے دو ارب کے برابر ہے۔

اسی طرح تاریخوں میں آتا ہے۔ کہ ایک دفعہ ایک شخص گھوڑے کو فروخت کرنے کے لئے بازار میں لایا۔ اور اس نے کہا اس کی پانچ سو درہم قیمت ہے۔ ایک صحابی نے اس گھوڑے کو دیکھا اور اسے پسند کیا۔ اور کہا کہ میں یہ گھوڑا لیتا ہوں۔ مگر اس کی قیمت میں پانچ سو درہم نہیں بلکہ دو ہزار درہم دوں گا۔ کیونکہ یہ گھوڑا نہایت اعلیٰ قسم کا ہے۔ اور اس کی قیمت اتنی تھوڑی نہیں جتنی تم بتلاتے ہو۔ اس پہ گھوڑا بیچنے والا اصرار کرنے لگا۔ کہ میں پانچ سو درہم لوں گا۔ اور گھوڑا خریدنے والا اصرار کرنے لگا کہ میں دو ہزار درہم دوں گا۔ ایک کہتا کہ تمہیں گھوڑے کی پہچان نہیں یہ گھوڑا زیادہ قیمت کا ہے۔ اور دوسرا کہتا میں صدقہ لینا نہیں چاہتا میں اپنے گھوڑے کو جانتا ہوں اس کی قیمت پانچ سو درہم ہی ہے۔

اس واقعہ پر غور کرو اور دیکھو کہ اس کے کتنا الٹ نظارہ دنیا میں نظر آتا ہے۔ وہاں تو یہ تھا کہ چیز خریدنے والا قیمت بڑھاتا تھا اور چیز بیچنے والا قیمت گھٹاتا تھا اور یہاں یہ حال ہے کہ دو دو آنے کی چیز بعض دفعہ دس دس روپے میں فروخت کی جاتی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ خریدار بھی دکانداروں کو نقصان پہنچانے کی کوشش نہ کریں۔ اور دوکاندار بھی گاہکوں کو فریب سے گندی چیزیں نہ دیں اور نہ ماپ اور تول میں انہیں نقصان پہنچانے کی کوشش کریں۔

بچپن سے برکات کے سامان

"اگر سارے کے سارے اطفال و ناصرات اس طرف توجہ کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ سارا بوجھ تقریباً ہمارے اطفال اور ناصرات اٹھا سکتے ہیں یا مجھے یوں کہنا چاہیئے کہ جماعت کے وہ بچے جن کی عمر ابھی پندرہ سال کی نہیں ہوئی ایک منٹ کی عمر سے لے کر پندرہ سال کی عمر تک جتنے بچے اللہ تعالیٰ نے جماعت کو دیئے ہیں اگر ان کی طرف سے یا وہ خود اگر وہ کچھ شعور رکھتے ہیں وقفِ جدید کے لئے کم از کم چھ روپے سالانہ دیں جو کوئی ایسی بڑی رقم نہیں تو اللہ تعالیٰ ان کے بچپن سے ہی برکات کے سامان پیدا کرنے شروع کر دیگا۔"

(الفضل ۱۰ نومبر ۱۹۶۷ء)

بقیہ: صفحہ ۵

زیادہ ناخواندگی ہے۔ اس وقت چین میں ۲۲ کروڑ افراد ان پڑھ ہیں۔

★۔ وزیر مملکت برائے پیداوار راجہ شاہد ظفر نے سینیٹ کو بتایا ہے کہ حکومت بلدیاتی ادارے توڑنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔

★۔ ماریشس کے وزیر تجارت ڈی گندھا کی قیادت میں اعلیٰ سطحی چار رکنی وفد اسلام آباد پہنچ گیا۔ یہ وفد پاکستان کے لئے ماریشس کی چائے فروخت کرنے کے بارے میں گفتگو کرے گا۔

★۔ وفاقی وزیر تعلیم سید امیر حیدر کاظمی نے کہا ہے کہ حکومت نجی شعبہ میں تعلیمی ادارے کھولنے کی حوصلہ افزائی کریگی۔ اور اس سلسلے میں سہولتیں فراہم کریگی۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

افکار معاصرین

قدرت کی کاریگری

ماہنامہ سیارہ ڈائجسٹ کہانی نمبر کا اداریہ ہدیہ قارئین کیا جارہا ہے۔

ایوب خان مرحوم نے پاکستان میں دس سال تک حکومت کی۔ انہیں ایک مطلق العنان شہنشاہ جیسے اختیارات حاصل تھے۔ کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ ان کے اقتدار کا آفتاب بھی غروب ہو سکتا ہے۔ انہوں نے اسلام آباد میں نیا صدر مقام تعمیر کیا۔ لیکن نئے ایوانِ صدر کی تعمیر سے پہلے ہی اقتدار سے رخصت ہو گئے۔

بھٹو صاحب عوامی طاقت کے بل بوتے پر سریر آرائے حکومت ہوئے۔ ملک میں ان کی مقبولیت عروج پر تھی۔ ملک سے باہر ان کی ذہانت اور صلاحیتوں کی بنا پر ان کے نام کا ڈنکا بج رہا تھا۔ ان کے زمانے میں نئے ایوانِ صدر کی تعمیر کے سلسلے میں ابتدائی اقدامات کئے گئے۔ عین اس وقت جب وہ طویل حکمرانی کے لئے خود کو تیار کر رہے تھے۔ یکایک آتش فشاں پھٹ پڑا ان کو اقتدار سے محروم کر دیا گیا۔ بطور مختار کل وہ جس عمارت میں رہا کرتے تھے۔ اس سے چند گز کے فاصلے پر انہیں ایک نئی رہائش گاہ میں منتقل کر دیا گیا۔ لیکن پہلے وہ ایوان اقتدار میں تھے اب جیل کے مکین تھے۔ نئے ایوانِ صدر کی تعمیر شروع ہو چکی تھی مگر انہیں اس میں رہنے کا موقع نہ مل سکا۔

صدر ضیاء الحق نوّے دن کے لئے برسر اقتدار آئے اور انہوں نے گیارہ سال کے لگ بھگ حکمرانی کی۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ جادو کے زور سے اپنے مخالفین کو زیر کرنے کا عمل جانتے ہیں اور شاید زندگی بھر برسر اقتدار رہیں گے۔ اور واقعی ہوا بھی یہی۔ وہ اچانک ایک سانحے کا شکار ہو کر دنیا سے رخصت ہو گئے۔ نئے ایوان صدر کی تعمیر، تکمیل کے آخری مراحل میں تھی مگر صدر ضیاء الحق کو اس میں رہنا نصیب نہ ہو سکا۔ وہ زندگی اور اقتدار دونوں سے بیک وقت ہاتھ دھو بیٹھے۔

اب اس پر شکوہ اور رفیع الشان ایوانِ صدر میں صدر غلام اسحاق خاں رہتے ہیں جنہوں نے غالباً کبھی اس کا تصور بھی نہیں کیا ہوگا۔ لیکن کاتبِ تقدیر نے جو تحریر لکھ دی تھی اس میں تبدیلی انسان کے بس کی بات نہیں ہے۔

ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کی صاحبزادی اب ان کی جانشین ہیں لیکن انہوں نے رہنے کے لئے آرمی ہاؤس کا انتخاب کیا ہے۔ یہ وہی آرمی ہاؤس ہے جہاں کے مکین نے انہیں پابند سلاسل کرنے کا حکم جاری کیا تھا۔ آج وہ شخص خود تو فیصل مسجد کے سامنے رہائش پذیر ہے اور آرمی ہاؤس میں وہ شخصیت مقیم ہے جسے اقتدار سے محروم رکھنا ہی اس کی زندگی کا مقصد اولین تھا۔

نتیجہ یہ نکلا کہ انسان بالکل بے بس اور مجبور ہے۔ وہ اپنے بارے میں کسی بھی فیصلے پر اختیار اور قدرت نہیں رکھتا۔ سبق آپ خود نکال لیجیے۔

سقراط کی موت کیسے واقع ہوئی؟

"ملزم قرار واقعی مجرم ہے لہذا اسکو زہر دے کر موت کے گھاٹ اتار دیا جائے۔"

سزائے موت کا یہ وہ تاریخی فیصلہ ہے جو آج سے تقریباً دو ہزار چار سو سال پہلے یونان کے شہر ایتھنز میں ۵۰۰ افراد پر مشتمل آرک جیوری نے کثرتِ رائے سے دنیا کے نامور فلاسفر سقراط کے خلاف صادر کیا تھا۔

ملزم سقراط پر یہ جرم عائد تھا کہ وہ خود بھی بگڑا ہوا ہے۔ اور اپنی تعلیمات سے ایتھنز کے نوجوانوں کو بھی بگاڑ رہا ہے۔

سقراط نے اپنے دفاع میں زوردار تقریر کی جو آج بھی ادبیاتِ عالیہ کا ایک حصہ ہے لیکن جیوری مطمئن نہ ہو سکی۔ اور ۵۰۰ ارکان جیوری میں سے ۲۸۰ ممبران نے ملزم کو قرار واقعی مجرم قرار دیا جبکہ ۲۲۰ ممبران نے اسکی بریت کے حق میں ووٹ دیا۔

فیصلہ: اس کو زہر دیکر موت کی نیند سلا دیا جائے۔ کونسا زہر دیا جائے؟ اس بارے میں شوکران (HEMLOCK) بوٹی کے زہریلے جوس کا انتخاب کیا گیا چنانچہ اس بوٹی کے رس کا ایک پیالہ تیار کیا گیا۔ اور سقراط کو اُسے پینے کا حکم دیا گیا

یونانی فلسفی نے بڑے سکون اور ثابت قدمی کے ساتھ زہر کا پیالہ نوش کیا اور پھر جلاد سے کہا۔ اب کیا کروں؟"

جلاد نے کہا۔ چہل قدمی کریں جب ٹانگیں بوجھل ہو جائیں تو لیٹ جائیں"۔

چنانچہ سقراط نے ٹہلنا شروع کر دیا۔ اس کے دوست اور مداح سسکیاں بھرتے رہے اور کچھ دیر بعد ٹہلتے ٹہلتے سقراط کی ٹانگیں بوجھل ہو کر جواب دے گئیں۔ اور وہ فرش پر لیٹ گیا۔

جلاد نے چیک کیا تو دیکھا کہ اس کی ٹانگیں ٹھنڈی اور بے جان ہو چکی تھیں۔ پھر کچھ دیر بعد اس کا پیٹ بھی بے جان ہو گیا اور یوں یہ کیفیت اُس کے اوپر کے دھڑ کی جانب بڑھتی چلی گئی۔ یہاں تک کہ ایک تشنجی جھٹکے کے ساتھ اس کی رُوح قفس عنصری سے پرواز کر گئی لیکن آخر دم تک سقراط کے ہوش و حواس بدستور قائم رہے

وہ قید خانہ جہاں اس عظیم فلسفی کو زہر کا پیالہ پلایا گیا تھا آج بھی ایتھنز شہر میں کھدائی کئے ہوئے آثار قدیمہ کی صورت میں دیکھا جا سکتا ہے

سقراط کی موت سے جہاں اس کی اپنی فلسفیانہ ندرتِ خیال نمایاں ہوتی ہے وہاں اس دَور کے یونانی معاشرے کے سماجی اور سیاسی تصورات پر بھی واضح روشنی پڑتی ہے۔ لیکن ایک بات جو عام لوگوں سے اوجھل ہے وہ یہ ہے کہ اس فلاسفر نے اپنی جان دے کر دنیائے طب کو شوکران بوٹی کے زہر کی ہومیوپیتھک PROVING مہیا کی یعنی اس نباتاتی زہر کے زیر اثر آدمی پر نچلے اعضاء سے شروع ہو کر اوپر کے اعضاء کی جانب مرحلہ وار فالج کا حملہ ہوتا ہے اور بالآخر تشنجی تازیانے کے ساتھ اس کی موت واقع ہو جاتی ہے۔ نیز یہ کہ ایسے فالج میں مریض کا دماغ متاثر نہیں ہوتا اور اس کا ذہن دم واپسین تک ٹھیک ٹھاک کام کرتا ہے۔

یہی نباتاتی زہر جو سقراط کو پلایا گیا تھا آج ہومیوپیتھک میٹریا میڈیکا میں کونیم (CONIUM) کے نام سے ایک اہم دوا ہے جو "ASCENDING PARALYSIS" کے تریاق کا حکم رکھتی ہے یعنی اس قسم کا فالج جس سے سقراط کی موت واقع ہوئی تھی۔ عجب اتفاق ہے کہ اس زہر تریاق کی مرضیاتی اور علاماتی خصوصیات کی مماثلتی جھلک سقراط کے ان آخری کلمات میں بھی پائی جاتی ہے جو مرتے وقت اس کی زبان سے نکلے تھے۔

"تم میرے بدن کو مار سکتے ہو لیکن میری روح کو نہیں پکڑ سکو گے"۔

(از سیارہ ڈائجسٹ کہانی نمبر)

متفرق خبریں

★۔ باخبر ذرائع کے مطابق وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے اپنے والد مرحوم سابق وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کے مقدمہ قتل کے بارے میں اہم حقائق سامنے لانے کا فیصلہ کیا ہے اس سلسلے کے آئینی پہلوؤں کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔ اور اس ضمن میں آئندہ ماہ تک فیصلہ متوقع ہے۔

★۔ حکومت بیرونِ پاکستان قادیانوں کی سرگرمیوں سے پوری طرح آگاہ ہے اور ان کے پروپیگنڈے کے توڑ کے لئے تمام ممکن اقدامات کریگی۔ یہ بات وفاقی وزیر مذہبی و اقلیتی امور خان بہادر خان نے جنگ سے گفتگو کرتے ہوئے بتائی۔ انہوں نے کہا کہ حکومت ملک کے علماء سے رابطہ قائم کرنا چاہتی ہے اور ان کی رائے کو اہم تصور کرتی ہے۔ وفاقی وزیر نے بتایا کہ افریقہ مشرق وسطی یورپ اور امریکہ میں قادیانیوں کی سرگرمیوں کے اثرات کو زائل کرنے کے لئے بیرون ملک علماء کے وفود بھیجے جائیں گے۔ وفاقی وزیر نے کہا کہ آئین میں جب بھی ترمیم کی جائیگی حکومت اس امر کو یقینی بنائے گی کہ قادیانیوں کی غیر مسلم حیثیت برقرار رہ جائے۔

(جنگ لاہور ۱۸ جنوری ۱۹۸۹ء)

★ سندھ ہائی کورٹ میں ایک آئینی درخواست دائر کی گئی ہے جس میں دوسری باتوں کے علاوہ آئین میں آٹھویں ترمیم کو ۱۹۷۳ء کے دستور کے منافی اور غیر قانونی قرار دینے کی استدعا کی گئی ہے۔ ہائی کورٹ کا ایک بینچ ۳۰ جنوری کو اس درخواست کی سماعت کریگا۔ درخواست گزار مسٹر عبد المجیب پیرزادہ نے یہ استدعا بھی کی ہے کہ سینٹ کے انتخابات کو ۱۹۷۳ء کے آئین کے منافی قرار دیا جائے اور ۱۹۷۳ء کے آئین کے مطابق سینٹ کے انتخابات نئے سرے سے کرائے جائیں۔ درخواست میں اس بارے میں بھی حکم دینے کی استدعا کی گئی ہے کہ پارلیمنٹ آئین کے بنیادی ڈھانچہ میں تبدیل کرنے کی مجاز نہیں۔

★۔ سابق صدر جنرل محمد ضیاء الحق کے بڑے لڑکے اعجاز الحق نے سیاست میں حصہ لینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ وہ دو ماہ تک امریکی بنک کی ملازمت سے استعفا دے دیں گے تاہم انہوں نے کہا کہ انہوں نے ابھی یہ فیصلہ نہیں کیا کہ وہ کوئی نئی پارٹی بنائیں یا کسی پرانی پارٹی میں شامل ہوں گے۔

★۔ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو مستقبل قریب میں سندھ اور پنجاب کا دورہ کریں گی۔

★۔ جنوبی کوریا نے گزشتہ سال بائبل کے ۴۳ لاکھ نسخے ۹۱ ملکوں کو برآمد کئے۔ جو پندرہ سال میں سب سے زیادہ تعداد ہے۔ جنوبی کوریا نے بائبل کو ۱۱۹ زبانوں میں شائع کیا

★۔ آئندہ موسم گرما میں کراچی اور راولپنڈی کے درمیان سیکنڈ کلاس ائرکنڈیشن ٹرین چلائی جائیگی۔

★۔ چینی حکام نے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ آج ان کے ملک میں چالیس سال پیشتر جبکہ کمیونسٹ برسراقتدار آئے تھے۔

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کھیل اور کھلاڑی

ایک نیا کھیل "فریزبی"

اکثر بچے اور بڑے کھیل کے میدانوں میں یا گلی محلے میں پلاسٹک کی ایک پلیٹ کے ساتھ کھیلتے نظر آتے ہیں۔ ایک کھلاڑی اس پلاسٹک کی پلیٹ کو دوسرے کی طرف پھینکتا ہے تو وہ پلیٹ ہوا میں تیرتی ہوئی دوسرے کھلاڑی تک جا پہنچتی ہے۔ اس کھیل کو "فریزبی" کہتے ہیں۔ ذیل میں اس کھیل کا تعارف پیش کیا جا رہا ہے۔

فریزبی جدید دور کا کھیل ہے۔ جس میں نو سے لے کر گیارہ کھلاڑیوں پر مشتمل دو ٹیمیں حصہ لیتی ہیں۔ کھیل کے دوران ایک ٹیم فریزبی کو مخالف کھلاڑیوں سے بچاتی ہوئی اپنے گول سے دوسرے گول تک لے جاتی ہے۔ زیادہ گول کرنے والی ٹیم جیت جاتی ہے۔ ٹاس کے ذریعہ فیصلہ کیا جاتا ہے کہ کھیل کون سی ٹیم شروع کرے گی ٹاس جیتنے والی ٹیم کے فارورڈ کھلاڑی باہم پاسنگ سے کھیل کا آغاز کرتے ہیں۔ کھیل شروع ہونے سے پہلے متحارب ٹیموں کے کھلاڑی ایک دوسرے کے ہاف میں داخل نہیں ہو سکتے۔ اس کھیل کی نگرانی دو امپائر کرتے ہیں جو اپنے اپنے ہاف میں فیصلہ دینے کے مجاز ہیں۔

میدان کی پیمائش فریزبی کا میدان سو گز لمبا اور ساٹھ گز چوڑا مستطیل شکل کا ہوتا ہے۔ میدان کی سطح ہموار اور گھاس والی ہونی چاہیئے۔

کھیل کا علاقہ اور اس کی نشاندہی گول لائنوں اور سائیڈ لائنوں کی حدود کے اندر کا علاقہ کھیل کے لئے مخصوص ہوتا ہے۔ اگر کسی کھلاڑی سے فریزبی مکمل طور پر سائیڈ لائن سے باہر چلی جائے تو مخالف ٹیم کو ایک پاس ان ملتا ہے۔

سنٹر لائن یہ لائن میدان کو دو برابر حصوں میں تقسیم کرتی ہے اور اسی لائن سے پہلی مرتبہ کھیل کا آغاز کیا جاتا ہے۔ اس وقت تمام کھلاڑی اپنے متعلقہ نصف میدان میں اپنی اپنی پوزیشنوں پر رہتے ہیں۔

گول لائن دراصل میدان کی حد کا کام بھی دیتی ہے اگر گول ہونے کے علاوہ گیند گول لائن پر سے باہر نکل جائے تو درج ذیل طریقوں سے کھیل دوبارہ شروع ہوتا ہے۔

(۱)۔ اگر محافظ ٹیم کا کوئی کھلاڑی غیر ارادی طور پر گول سے پچیس گز سے کم فاصلے سے فریزبی گول لائن سے باہر نکال دے تو حملہ آور کو ایک کارنر ملے گا۔

(۲)۔ اگر محافظ ٹیم کا کوئی کھلاڑی ارادتاً کہیں سے (اپنے حصے پر) فریزبی کو گول لائن سے باہر نکال دے تو مخالف ٹیم کو ایک پنلٹی کارنر ملے گا۔

پچیس گز کی لائن گول سے پچیس گز کے فاصلے پر اس کے متوازی نقطوں سے بتائی جاتی ہے پنلٹی تھرو کے وقت متعلقہ کھلاڑی کے سوا باقی سب کھلاڑی پچیس گز لائن سے باہر رہتے ہیں۔ پنلٹی تھرو کا نشان سفیدی کے ساتھ گول کے منہ کے درمیان سے سات گز کے فاصلے پر لگایا جاتا ہے

پاسنگ سرکل وہ علاقہ کہلاتا ہے جس کی حد بندی گول لائن اور ایک دوسری تین انچ چوڑی مندرجہ ذیل طریقے سے کھینچی ہوئی لائن سے کی جاتی ہے۔ گول کے دونوں ستونوں کو مرکز مان کر باری باری دو طرف سولہ سولہ گز کے فاصلے پر گول لائن سے لے کر چار گز والی لائن کے دونوں سروں تک قوس لگا دی جاتی ہے۔ جس سے انگریزی حرف ڈی کی شکل بن جاتی ہے۔ اس کو پاسنگ سرکل کہتے ہیں۔ گول کے ستون کے سامنے کی طرف اندر والے کونے کو مرکز مانا جاتا ہے۔ پاسنگ سرکل ان مقاصد کی نشاندہی کرتا ہے۔

(۱) اس علاقے کی نشاندہی جس کے اندر سے حملہ آور گول کر سکتا ہے۔ ویسے سنٹر لائن تک سے گول کیا جا سکتا ہے

(۲) وہ علاقہ جس سے کہ حملہ آور اور محافظ کارنر کے وقت باہر رہتے ہیں۔ حملہ آور سرکل لائن سے باہر اور محافظ گول لائن پر سے پاس دینے والا حملہ آور بہر حال دائرے کے اندر رہے گا۔

(۳) وہ علاقہ جس کے اندر سے گول کیپر گول ہوتے یا نہ ہونے کی صورت میں پاس دے کر کھیل دوبارہ شروع کرتا ہے۔

جھنڈیاں چار فٹ سے کم اور پانچ فٹ سے زیادہ اونچی نہ ہوں سنٹر اور پچیس گز لائنوں کے سروں سے کم سے کم ایک گز باہر سب کونوں پر گاڑی جائیں گی۔

گول پوسٹ گول کے دونوں ستون سات فٹ لمبے چار گز کے فاصلے پر کھڑے کئے جاتے ہیں اور ان کے درمیان جال کس دیا جاتا ہے اس کے علاوہ ہاکی کا گول بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

کھیل کے قواعد و ضوابط کھیل کے دوران کسی بھی وقت دو متبادل کھلاڑیوں کے میدان میں آنے کی اجازت ہوتی ہے۔ کسی ایسے کھلاڑی کی جگہ متبادل کھلاڑی نہیں آ سکتا جسے کھلی خلاف ورزی کے نتیجے میں عارضی یا مستقل طور پر کھیل سے خارج کر دیا گیا ہو۔ کھیل میں کھلاڑیوں کی ترتیب کو سسٹم کہتے ہیں۔ فریزبی ٹیموں میں عام طور جس ترتیب پر عمل کیا جاتا ہے۔ اس کے مطابق پانچ فارورڈز (آؤٹ سائیڈ لیفٹ، ان سائیڈ لیفٹ آؤٹ سائیڈ رائٹ، ان سائیڈ رائٹ اور سنٹر فارورڈ) ان کے بعد تین ہاف بیکس (رائٹ ہاف، لیفٹ ہاف سنٹر ہاف) دو بیکس (لیفٹ بیک، رائٹ بیک) اور گول کیپر کھیلتے ہیں۔

کھیل کا مجموعی وقت کھیل کو وقت کے لحاظ سے پینتیس پینتیس منٹ کے دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ تاہم مخصوص حالات میں رد و بدل کی گنجائش موجود ہے۔

کھیل کا آغاز کھیل کا آغاز سنٹر لائن کے بالکل درمیان میں جو ٹیم ٹاس جیت جائے اس کے فارورڈز کھلاڑی باہم پاسنگ سے کرتے ہیں۔ کسی حادثے کی صورت میں کھیل کا آغاز متعلقہ امپائر کی تجویز کردہ کسی جگہ سے ہو گا۔ ہاف ٹائم کے بعد کھیل سنٹر لائن سے وہ ٹیم پاسنگ سے شروع کرے گی جو ٹاس ہاری تھی۔ گول ہونے یا نہ ہونے کی صورت میں متعلقہ گول کیپر کھیل اپنے گول سے اپنی ٹیم کو پاس دے کر شروع کرے گا۔ اگر ایک ٹیم کے کھلاڑی سے فریزبی سائیڈ لائن سے باہر چلی جائے تو دوسری ٹیم کا کوئی کھلاڑی اس سے ملحق سائیڈ لائن سے فریزبی پاس ان (یعنی فریزبی اپنی ٹیم کو پاس) کرے گا۔ پاس ان کے وقت پانچ گز کا فاصلہ پاس ان کرنے والے اور کھلاڑیوں کے درمیان ہونا چاہیئے۔

خلاف ورزیوں پر سزا کارنر۔ اگر کوئی محافظ کھلاڑی غیر ارادی طور پر گول لائن سے پچیس گز سے کم فاصلے سے فریزبی گول لائن سے باہر پھینک دے تو حملہ آور کو کارنر دیا جاتا ہے۔

(۱) کارنر کا پاس حملہ آور ٹیم کی طرف سے عام طور پر ونگ فارورڈ سائیڈ لائن یا گول لائن سے کارنر کی جھنڈی سے پانچ گز کے اندر اندر کسی مقام سے لے گا۔

(۲) کارنر پاس کے وقت حملہ آور ٹیم کے دوسرے کھلاڑی پاسنگ سرکل سے باہر میدان میں رہیں گے

(۳) جب تک پاس کی تکمیل نہ ہو جائے محافظ ٹیم کے حریف چھ کھلاڑی دفاع کے لئے اپنی گول لائن کے پیچھے موجود رہیں گے اور باقی سنٹر لائن کے پیچھے

(۴) کوئی کھلاڑی پاس دینے والے کھلاڑی کے نزدیک پانچ گز سے کم فاصلے پر کھڑا ہونے کا مجاز نہیں

(۵) پاس دینے سے پہلے اگر کوئی محافظ کھلاڑی گول لائن یا سنٹر لائن کراس کرے تو امپائر دوبارہ پاس دلانے کا اختیار رکھتا ہے۔ اگر کسی بے ضابطگی کا مسلسل ارتکاب ہوتا رہے تو وہ محافظ ٹیم کے خلاف پینلٹی کارنر بھی دے سکتا ہے۔

(۶) اگر پاس دینے سے بیشتر ہی کوئی حملہ آور سرکل میں داخل ہو جائے تو امپائر دوبارہ پاس دینے کا حکم دے سکتا ہے۔

(۷) کوئی حملہ آور اس وقت تک براہ راست گول نہیں کر سکتا جب تک دوسرے ساتھی کو پاس نہ دے لے۔

گول گول صرف اس صورت ہی میں ہو گا اگر فریزبی زمین کو چھوئے بغیر براہ راست گول میں داخل ہو۔ اگر فریزبی زمین پر لگ کر گول میں داخل ہوئی تو گول نہیں ہو گا۔ گول سنٹر لائن تک سے کیا جا سکتا ہے۔

پنلٹی کارنر اگر محافظ ٹیم کا کھلاڑی سرکل کے اندر خلاف ورزی کا مرتکب ہو تو اس کے خلاف سزا کے طور پر پینلٹی کارنر یا پینلٹی سٹروک دیا جاتا ہے اس کے علاوہ پچیس گز لائن کے اندر کسی ارادی بے ضابطگی کی صورت میں بھی اس ٹیم کے خلاف پنلٹی کارنر دیا جاتا ہے۔

پنلٹی تھرو اگر سرکل کے اندر کسی محافظ سے خطرناک خلاف ورزی سرزد ہو تو حملہ آور کو پنلٹی تھرو مل جاتا ہے۔ اس کے علاوہ قواعد کی مسلسل خلاف ورزی کی صورت میں سزا کے طور پر محافظ ٹیم کے خلاف دیا جاتا ہے۔ یہ کھیل کے دوران اہم ترین سزا ہے۔ جس کو یقینی گول تصور کیا جاتا ہے۔ اس کے دوران دفاعی ٹیم کا واحد کھلاڑی یعنی صرف گول کیپر ہی گول میں کھڑا ہوتا ہے۔ حملہ آور ٹیم کا کوئی ایک کھلاڑی گول کے سامنے سات گز کے فاصلے سے فریزبی کو گول کی طرف پاس کرتا ہے۔ پنلٹی سٹروک کا عمل مکمل ہونے تک دونوں ٹیموں کے کھلاڑی قریبی پچیس گز لائن کے باہر رہیں گے

آف سائیڈ پنلٹی کارنر، پنلٹی سٹروک، کھیل کے آغاز کے وقت۔ پاس ان اور فری پاس کے وقت کوئی کھلاڑی اپنی حدود سے تجاوز کرے تو آف سائیڈ ہو گا۔ اگر گول کرتے وقت فریزبی محافظ ٹیم کے کسی کھلاڑی کو پاسنگ سرکل میں لگ کر زمین پر گر جائے تو حملہ آور ٹیم کو آؤٹ آف ڈی دیا جاتا ہے۔ جس میں دفاعی اور حملہ آور کھلاڑیوں کی کوئی قید نہیں ہوتی لیکن لاہور میں اب آؤٹ آف ڈی کی جگہ پنلٹی کارنر زیادہ استعمال کیا جاتا ہے اور آؤٹ آف ڈی کو تقریباً منسوخ کر دیا گیا ہے۔ اگر کسی ایک کھلاڑی کا پاس دوسرے کھلاڑی کے جسم سے ٹکرا کر گر جائے یا ہاتھ سے چھوٹ جائے یا تین سیکنڈ سے زیادہ دیر تک فریزبی روکے رکھے یا تین قدم سے زیادہ رننگ کرے تو یہ فاؤل شمار ہو گا اور جہاں پاس گرا یا پاس میں تین سیکنڈ سے زیادہ تاخیر کی، تین قدموں سے زیادہ رننگ کی وہاں سے مخالف ٹیم کا ایک کھلاڑی فری پاس لے گا۔

فریزبی کے تعارف کروانے کے بعد اس امر کی طرف توجہ دلانا بھی مقصود ہے کہ ہر چیز اپنی جگہ ہی اچھی اور مناسب معلوم ہوتی ہے۔ کھیل جو انسانی زندگی کا ایک لازمی جزو ہے وہ بھی کھیل کے میدان میں ہی اچھا اور مناسب معلوم دیتا ہے۔ فریزبی کا کھیل جنہیں پسند ہے وہ ضرور یہ کھیلیں لیکن کھیل کے میدان میں نہ کہ گلیوں اور بازاروں میں۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

ضرورت ہے

گلشن احمد نرسری ربوہ کے لئے ایک تجربہ کار مالی کی ضرورت ہے جو سایہ دار درختوں ۔ پھلدار پودوں اور پھولوں کو اُگانے ۔ لگانے اور بڑھانے کا تجربہ رکھتا ہو ۔ ہمہ اقسام کی نرسری تیار کرنے کی قابلیت ہو پیوند کاری اور گرافٹنگ وغیرہ کا ماہر ہو تا کہ ربوہ اور اردگرد کے علاقے میں دن بدن بڑھتی ہوئی مانگ کو پورا کیا جا سکے ۔

الاؤنس اور مراعات حسب قواعد قابلیت اور تجربہ کو مدِ نظر رکھتے ہوئے دی جائیں گی ۔

مخلص احمدی دوست جو مرکز میں رہائش کے خواہشمند ہوں فوری اپنی درخواست معرفت مکرم امیر صاحب مقامی درج ذیل پتہ پر بھجوائیں ۔

(صدر تزئین کمیٹی ۔ ربوہ)

امراءِ اضلاع کی خدمت میں ضروری گزارش

تمام امراء کرام کی خدمت میں گزارش ہے کہ ان کے ضلع یا حلقہ میں کوئی ایسی جماعت ہے جہاں خطبہ نمبر نہ جاتا ہو تو دفتر الفضل کو جلد مطلع فرمائیں تا ایسی جماعت میں خطبہ نمبر کی ترسیل کا انتظام کیا جا سکے ۔ (مینیجر الفضل)

ربوہ کے احباب سے

احباب جماعت ربوہ کی خدمت میں التماس ہے کہ ربوہ میں الفضل کی تقسیم کا انتظام بوقت صبح ہے ۔ اگر کسی دوست کو پرچہ وقت پر نہ ملے تو ازراہِ کرم دفتر کو مطلع فرمائیں ۔ (مینیجر الفضل)

امداد طلباء

نظارت تعلیم کے تحت ایک شعبہ "امداد طلبہ" کا شعبہ بھی ہے جو صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ کا مشروط بآمد شعبہ ہے یہ بیسیوں غریب اور ہونہار بچوں کی تعلیمی ضروریات کو پورا کرتا ہے ۔ اس کے اخراجات عطیات اور صدقات سے پورے کئے جاتے ہیں ۔

خاکسار کی احبابِ جماعت سے استدعا ہے کہ اس شعبہ میں عطیات اور صدقات کی رقوم بھیجیں تاہم اگر رقم صدقہ کی ہو تو اس بات کو معین کر دیں ۔ یہ رقوم بذریعہ منی آرڈر بنک ڈرافٹ یا دستی بھی بھجوائی جا سکتی ہیں اور براہ راست نگران امداد طلبہ نظارتِ تعلیم کو یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں مد امداد طلبہ میں بھجوائی جاسکتی ہیں

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ مرکزیہ)

صدران / سیکرٹریان تحریک جدید توجہ فرمائیں

اس دفعہ تحریک جدید کا سال جشن تشکر کے سال سے منطبق ہو رہا ہے ۔ جس کی وجہ سے ہم سب کی ذمہ داریوں میں گزشتہ سالوں کی نسبت بہت زیادہ اضافہ ہوا ہے ۔ ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے لئے ضروری ہے کہ وعدہ جات ۳۱ جنوری ۱۹۸۹ء تک مرکز میں بہر حال پہنچ جائیں ۔

جملہ جماعتوں کو سالِ نو کی ذمہ داریوں سے قبل ازیں آگاہ کر دیا گیا ہے ۔ براہ کرم اوّلین موقع پر وعدہ جات تحریک جدید کے کام کو مکمل کر دیں تاکہ وصولی کے کام کی طرف کماحقہٗ توجہ دی جا سکے

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

اعلان نکاح

برادرم محترم چوہدری منور علی صاحب ابن مکرم چوہدری سلطان علی صاحب نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کی شادی ہمراہ مکرمہ عابدہ پروین صاحبہ بنت مکرم نصیر الدین صاحب ۱۳ جنوری ۱۹۸۹ء کو انجام پائی ۔ نکاح مکرم رحمت اللہ خان صاحب نے دس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا اور دعا کرائی ۔ تقریب نکاح میں محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھی شامل تھے ۔ اگلے روز ۱۴ جنوری ۱۹۸۹ء کو مکھن پورہ لاہور میں مکرم چوہدری سلطان علی صاحب نے دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا ۔ جس میں عہدیداران خدام الاحمدیہ و جماعت لاہور اور دیگر احباب نے شرکت فرمائی ۔

احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے اس رشتہ کو بابرکت بنائے اور مثمر بثمرات حسنہ کرے

(عبدالمالک ۔ معتمد علاقہ مجلس خدام الاحمدیہ لاہور)

درخواست دعا

خاکسار کے بڑے بھائی راجہ بیرم خان صاحب ولد راجہ فضل داد خان صاحب مختصر علالت کے بعد مورخہ ۱۰ جنوری بروز منگل اپنے گاؤں ڈلوال ضلع چکوال میں وفات پا گئے ۔

بھائی جان بہت ہی خوش طبع ۔ صاف گو اور صاف دل انسان تھے ۔ آپ ایک متمول زمیندار اور سماجی کارکن ہونے کے باعث اپنے علاقہ میں بہت اثر و رسوخ رکھتے تھے اور لوگوں میں بہت مقبول تھے ۔ طالب علمی کے زمانہ میں آپ کا شمار تعلیم الاسلام کالج کی ہاکی اور کشتی رانی کی ٹیموں کے بہترین ممبران میں ہوتا تھا ۔ آپ کو خاص طور پر تاریخ سے بہت دلچسپی تھی اور اس میدان میں وسیع معلومات رکھتے تھے ۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا کرے اور ان کا حافظ و ناصر ہو ۔

پروفیسر راجہ نصر اللہ خان ربوہ

تلاشِ گمشدہ

ایک شخص مبارک احمد ولد محمد علی محلہ نصیر آباد ربوہ عمر ۲۰ سال رنگ گورا قمیص شلوار چپل میں ملبوس مڈل تک پاس شدہ عرصہ دو ماہ سے لاپتہ ہے جس کو علم ہو وہ محمد علی محلہ نصیر آباد ربوہ کو مطلع کر کے ثواب حاصل کریں ۔

موصیان کرام

اگر کوئی موصی کرایہ مکان الاؤنس کی رقم نقد وصول کر رہا ہو لیکن اُس کی رہائش اپنے مکان میں ہو تو ایسی ملنے والی رقم چندہ سے مستثنیٰ نہیں ہوگی بلکہ اس پر چندہ واجب ہوگا ۔

● ۔ ہر موصی کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے خط و کتابت کے پتہ سے دفتر کو آگاہ رکھے ۔ ایک جماعت سے دوسری جماعت میں جاتے وقت دفتر وصیت کو چھوڑنے والی جماعت اور شامل ہونے والی جماعت کے اپنے موجودہ پتہ سے آگاہ کرے اگر کسی وصیت کنندہ کی وصیت پر عدم پتہ سے کوئی زد آئے تو یہ تمام تر ذمہ داری وصیت کنندہ کی ہوگی ۔

اگر آپ کے نام ایسی کوئی جائیداد ہے جو دراصل آپ کی خرید کردہ نہیں تو اُس کی اطلاع دفتر وصیت کو بروقت دیں بصورت دیگر وفات پر یہ جائیداد آپ کی شمار ہوگی ۔ ایسی اگر کوئی جائیداد آپ کی خرید کردہ ہے مگر کسی دوسرے کے نام ہے تو اُس سے بھی مطلع کریں ۔

● ۔ دفتر بہشتی مقبرہ سے خط و کتابت کرتے وقت وصیت نمبر ضرور لکھا کریں بغیر وصیت نمبر کے دفتر جواب دینے سے قاصر ہے ۔ اسی طرح چندہ حصہ آمد یا حصہ جائیداد ادا کرتے وقت رسید پر نمبر وصیت ضرور لکھوائیں تا رقوم فوری آپ کے کھاتہ میں درج ہوں

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

سنہ ۱۹۸۸ء میں : وفات پانیوالے موصی

۱۹۷ ۔ محترمہ امۃ المجید بیگم صاحبہ زوجہ خواجہ رفیق احمد صاحب بٹ دار الصدر شرقی ربوہ

۱۹۸ ۔ محترم چوہدری سراج دین صاحب ولد چوہدری نواب خاں صاحب ساکن کتھو والی ضلع سیالکوٹ ۔

۱۹۹ ۔ محترم ظہور الحسن صاحب ولد غلام حسن صاحب آف سیالکوٹ شہر ۔

۲۰۰ ۔ محترم خواجہ عبدالغنی صاحب ولد مولوی محمد رمضان صاحب بٹ (راولپنڈی شہر)

۲۰۱ ۔ محترمہ نور بیگم صاحبہ زوجہ کیپٹن محمد احمد صاحب مصطفےٰ آباد لاہور ۔

۲۰۲ ۔ محترم چوہدری علم الدین صاحب آف کنری ضلع تھرپارکر سندھ

وضاحت

۱۸ جنوری کے الفضل میں سنہ ۱۹۸۸ء میں وفات پانے والے موصیوں کی فہرست میں درج نمبر ۱۸۵ کی عبارت اس طور پر پڑھی جائے ۔

" محترمہ امۃ الحکیم امین صاحبہ زوجہ مکرم شیخ نور احمد منیر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ ربوہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تحریک وقفِ نَو میں شمولیت فرمائیں

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۳ر اپریل ۱۹۸۷ء میں فرمایا:
"وقف کی شدید ضرورت ہے کیونکہ آئندہ سو سالوں میں (دینِ حق۔ ناقل) نے حسین کثرت سے ہر جگہ پھیلنا ہے۔ اس کیلئے لاکھوں تربیت یافتہ غلام چاہئیں .... ہر طبقۂ زندگی سے کثرت کے ساتھ واقفین چاہئیں ہر ملک سے واقفین زندگی چاہئیں۔"

جن والدین کو اللہ تعالیٰ نے اولاد کی نعمت سے نوازا ہے۔ اُن سے درخواست ہے کہ وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے تحت اپنے بچے وقفِ نَو میں پیش کریں

(وکیل الدیوان۔ تحریک جدید انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

نابینا احباب متوجّہ ہوں

ربوہ میں نابینا افراد کی فلاح و بہبود کے لیے "مجلس نابینا ربوہ" عرصہ دو سال سے قائم ہے۔ یہ مجلس نابینا احباب کی تعلیم، کاروبار وغیرہ کے لیے مشورہ دے سکتی ہے۔ اور مناسب رہنمائی کر سکتی ہے۔

درخواست ہے کہ نابینا احباب کے کوائف سے مجلس کو مطلع کیا جائے۔ اس کے صدر مکرم پروفیسر خلیل احمد صاحب ایم۔اے ہیں۔

(حافظ محمد ابراہیم۔ جنرل سیکرٹری مجلس نابینا۔ ربوہ)

اطلاعِ عام

"مکرم غلام احمد داؤد صاحب ولد ناصر احمد صاحب محلہ دارالفضل ربوہ حال لاہور اور مکرم غلام حیدر صاحب قریشی ولد مکرم قریشی غلام سرور صاحب مکان نمبر ۱۸۴/۹ فیکٹری ایریا ربوہ حال مقیم لاہور نے جماعتِ احمدیہ سے علیحدگی اختیار کر لی ہے احبابِ جماعت مطلع رہیں۔"

ناظر امور عامہ

اکسیرِ اپھارہ (جانوروں کی دوا)

فی پیکٹ ۳/-، درجن ۲۷/- علاوہ ڈاک خرچ
جانوروں کے کامیاب علاج پر مشتمل کتابچہ
۳/- کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر منگوائیں۔

کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ

فون سیلز آفس ۱۷۷، کلینک ۶۰۶، رہائش ڈاکٹرز ۶۰۷

چندہ عام، حصہ آمد
چندہ جلسہ سالانہ بروقت
ادا کریں۔

ہر قسم کے
• ریفریجریٹرز • ایئر کنڈیشنرز • ڈیپ فریزرز
خریدنے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں

پیسٹل الیکٹرانکس

1۔ لنک میکلوڈ روڈ لاہور
فون: 57309، 223228

خبریں

• اسلام آباد میں تنظیم آزادیٔ فلسطین کے مشن کو سفارت خانے کا درجہ دے دیا گیا۔ اس کے علاوہ حکومت پاکستان نے پی ایل او کے نمائندے کو سفیر کا بھی درجہ دے دیا۔

• وزیر اعلیٰ پنجاب نواز شریف نے گورنر پنجاب ریٹائرڈ جنرل ٹکا خان کو مشورہ دیا ہے کہ وہ اپنی سرگرمیاں محدود کر دیں اور آئین کے دائرے میں رہتے ہوئے اپنا کام کریں۔ ادھر گورنر ہاؤس پنجاب کے قریبی حلقوں نے بتایا ہے کہ ایسا خط گورنر تک پہنچنے سے پہلے اخبارات کو کیسے جاری کر دیا گیا۔

• وزیر اعظم محترمہ بینظیر بھٹو اور صدر پاکستان غلام اسحٰق خان کے درمیان ایک اہم ملاقات ہوئی جو پونے دو گھنٹہ تک جاری رہی۔

• کراچی کے تعلیمی اداروں میں دنگا فساد اور فائرنگ کے واقعات پیش آئے۔ اسلامیہ کالج اور کراچی یونیورسٹی سے ایسی اطلاعات ملی ہیں۔

• وزیر اعظم کے مذہبی امور کے مشیر مولانا سراج احمد دین پوری ایک حادثے میں بال بال بچ گئے۔ انکی گاڑی الٹ گئی

• پنجابی کے مشہور شاعر ڈاکٹر رشید انور انتقال کر گئے۔

• چیف الیکشن کمشنر مسٹر جسٹس ایس اے نصرت نے بچوں کی ایک تقریب میں کہا ہے کہ مسز تھیچر برطانوی عوام کی پسندیدہ لیڈر ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ باقاعدگی سے الیکشن کرواتی ہیں۔

انہوں نے کہا کہ ۱۹۸۵ء کے انتخابات میں ۵ وزیر ہارے تھے۔ اب بھی بعض بڑے بڑے لیڈر ہارے ہیں۔ اگر دھاندلی ہوتی تو ایسا نہ ہو سکتا۔ انہوں نے کہا کہ ضمنی انتخابات بھی منصفانہ ہونگے

• بھارت نے وولر بیراج کی تعمیر روک دی ہے۔ بدھ کو ایک سرکاری ترجمان نے بتایا کہ پاکستان اور بھارت اس وقت بیراج کے بارے میں مذاکرات میں مصروف ہیں۔

• افغانستان میں یکم فروری سے افغانستان کے آزاد علاقوں، پاکستان اور ایران کے مہاجر کیمپوں میں ۳۵۰ رکنی اسلامی کونسل کے انتخابات کیلئے پولنگ شروع ہوں گے۔

افغان مجاہدین کے سات جماعتی اتحاد نے کابل میں مارکسسٹ حکومت کے خلاء کو پُر کرنے کیلئے یہ انتخابات کرانے کا اعلان کیا ہے۔

• پاکستان ٹینک، بکتر بند گاڑیاں، اور ہیلی کاپٹر خود تیار کرے گا۔ غیر ملکی کمپنیوں کے اشتراک سے الیکٹرانک فضائی آلات تیار کرنے کا منصوبہ تیار کر لیا گیا ہے۔

★۔ پاکستان کے مشہور سپین باؤلر عبدالقادر نے جو بعض گھریلو وجوہات کی بناء پر پاکستان واپس آئے ہیں کہا ہے کہ وہ جلد کمر درد سے صحتیاب ہو جائیں گے اور امید ہے کہ نیوزی لینڈ کے خلاف پہلے ٹیسٹ میں شامل ہو جائیں گے۔

کراچی کے احباب کیلئے

اخبار الفضل کے اجراء اور چندہ الفضل کی ادائیگی کے لیے ہر جمعہ کو

احمدیہ ہال

میں مکرم عبدالرشید سماٹری نمائندہ الفضل کراچی سے رابطہ قائم کریں۔

(مینیجر الفضل)

بُرے آدمی سے نفرت نہ کریں
اس کی برائی سے نفرت کریں۔
اور پیار اور محبت کے ساتھ اس کی
برائی کو دور کریں۔
اس پر غصہ کا اظہار ہرگز نہ کریں
اس کے لئے اپنے دل میں درد
پیدا کریں۔ یہی اصلاح کا بہترین
طریق ہے

★ نرینہ اولاد سے محروم ★ بے اولاد ★ اٹھراء ★ سوکھا ★ گرمی ★ گیس کا علاج کرنے والے

۱۹۱۱ء سے مصروفِ خدمت

مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)

زیرِ نگرانی: حکیم عبدالحمید اعوان ابن حکیم نظام جان

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
پوسٹ بکس نمبر ۱۹۰
فون نمبر ۷۴۸۴۴-۰۴۳۱، ۶۴۹۷

برانچیں
• اقصیٰ چوک (نزد لیٹر بکس) ربوہ
• چوک قلعہ کالروالہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ
• نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ ملتان
پوسٹ بکس نمبر ۴۹۸
فون نمبر ۲۶-۳۱-۰۶۱
خواتین کیلئے معائنہ کا بھی معقول انتظام ہے